انسانی حقوق کا اسلامی تصور کی روشنی میں تعارف

Introduction of human rights in the light of Islamic concept

Muhammad Tahir
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan
Email: tahirchandr355@gmail.com
Dr.Hafiz.M.Mudassar Shafique
Assistant Professor, Faculty of Social Sciences
Department of Islamic studies, Lahore Garrison University, Lahore
Email: drmudassar@lgu.edu.pk
Dr.M.Nawaz
Assistant professor, Department of Islamic studies
Superior University, Sargodha Campus
Email: mnawaziiui@gmail.com

Abstract

Islam's concept of human rights is basically based on respect, dignity and equality of mankind. According to the Holy Qur'an, Allah, the Most High, has given the human race superiority and honor over all other creatures. Humanity has been described in the Holy Qur'an with clarity That at the time of creation of Adam, Allah Almighty ordered the angels to prostrate to Hazrat Adam (peace be upon him) and thus Adam's race was given superiority over all creatures. Islam uprooted all kinds of discriminations and prejudices based on caste, race, color, sex, language, customs, ancestry and wealth and for the first time in history declared all human beings equal to each other.

The Manifesto of Human Rights in Islam is given by Allah. In Islam, rights and duties are considered interrelated and interdependent.

Keywords: human, humanity, introduction, rights, Islam, concept, respect,
Equality, mankind

حق کی جمع حقوق ہے۔ لغت میں حق بہت سے معانی کے لیے استعمال ہوا ہے۔ الحق اسمائے الٰہیہ میں سے ایک ہے۔ لغوی اعتبار سے حق کے معانی سچ، لائق، واجب، درست، ٹھیک یا ملکیت کے ہیں۔([1])

علامہ جوہری لکھتے ہیں:

وحق الشیء یحقبا لکسر(2)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: **الحق: خلاف الباطل**(3)

علامہ مناوی کے نزدیک

الحق لغة: الثابت الذی لایسوغ انکاره(4)

"حق لغت میں ثابت شدہ چیز کو کہا جاتا ہے جس میں انکار کی گنجائش نہ ہو۔"

امام رازی نے "تفسیر کبیر" میں حق کا معنی یوں بیان کیا ہے

الثابت الذی لا یسوع انکاره(5)

"یعنی ایسی ثابت شدہ حقیقت جس کا انکار نہ ہو سکے"

ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

الحق نقیص الباطل:

"یعنی حق باطل کا متضاد ہے"

عصر حاضر کے نامور شامی مسلم فقیہ وھبۃ الزحیلی حق کی تعریف کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

الحق هو مصلحة مستحقة شرعاً(7)

"حق وہ مصلحت ہے جس کا انسان شریعت کے مطابق مستحق قرار پاتا ہے"

انگریزی زبان میں حق کے لئے۔ "Right" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ انگریزی لغت کی کتب میں اس کے درج ذیل معنی بیان ہوئے ہیں۔

Morally good, Justified, Acceptable, True or Correct as a fact, Just, Honourable, A moral or legal enlistment to have or do something.(8)

انسان کی معاشرتی زندگی حقوق و فرائض سے عبارت ہے۔ زندگی کے مختلف مراحل اور معاشرہ میں متنوع مناصب اور ذمہ داریوں کی بجا آوری میں ہر جگہ حقوق و فرائض کی کارفرمائی ہی دکھائی دیتی ہے۔ انسانی بچہ جب اس کائنات رنگ و بو میں جنم پذیر ہوتا ہے تو انتہائی ناتواں ہوتا ہے۔ اس صورت حال میں اس کو کئی ایک حقوق کا تحفظ حاصل ہوتا ہے جو کہ معاشرہ اور والدین اپنی ذمہ داریوں کے حوالے سے پورا کرتا ہے۔ بچے کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری اس کے والدین کے سر ہے اور بچے کا یہ اخلاقی فریضہ ہے کہ وہ بڑا ہو کر والدین اور بڑوں کی عزت و احترام کرے تاکہ بہتر خطوط پر ایک منظم معاشرے کی تشکیل ممکن ہو کیونکہ جب بچہ بڑا ہوتا ہے تو اس کا دائرہ خاندان سے نکل کر پورے معاشرے میں پھیل جاتا ہے جس کہ وجہ سے اس کی حرکات و سکنات کا اثر پورے معاشرے پر ہوتا ہے۔ لہٰذا معاشرے کو منضبط کرنے اور اسے افراد معاشرہ کے لئے مفید بنانے کے لیے اخلاقی اقدار کے ساتھ ساتھ قانونی قواعد کا ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ اخلاقی حقوق کے علاوہ قانونی حقوق کا ایک وسیع تر دائرہ معرضِ وجود میں آتا ہے۔

اصطلاحی معنی

ماہرین قانون و اصولِ قانون نے حق کے مختلف اصطلاحی معنی بیان کیے ہیں۔

الحقوق هی مجموعة القواعد والنصوص التشريعية التيتنظم على سبيل الالزام علائق الناس من حيث الاشخاص والاموال[9]

"حقوق ان شرعی مرتب اصول وضوابط کو کہتے ہیں جس میں لوگوں کے متعلق مالی اور شخصی احکامات لازم قرار دیے گئے ہوں۔"

T. E. Holland کے مطابق

A right generally, as "one man's capacity of influencing the acts of another, by means, not of his own strength, butof openion or the force of society"[10]

"حق سے مراد کسی شخص کی کسی دوسرے فرد کے اعمال پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت ہے جس میں متعلقہ شخص کی قوت کی بجائے معاشرہ کی رائے اور قوت کا دخل ہوتا ہے"

یعنی سوسائٹی کی طاقت اور معاشرتی دباؤ افراد معاشرہ پر اس قدر اثر انداز ہوتا ہے کہ اس کے افعال مطلوبہ روش اختیار کریں جس سے دوسرے افراد کے قانونی اور اخلاقی تقاضے پورے کو سکیں۔ جان ڈنلے (Jhon Donnely) حق کی تعریف یوں کرتے ہیں:

The right is the claim as recognized in Law and maintained by Government action.[11]

"حق ایک دعویٰ ہے جسے قانون تسلیم کرتا ہے اور حکومت نافذ کرتی ہے"

عبد الرزاق السنھوری نے حق کو ایک گراں قدر مصلحت قرار دیا ہے جسے قانون نافذ کرنا ہے۔ آپ حق کی تعریف کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

الحق مصلحة ذات قيمة مالية يحميها القانون[12]

''حق وہ قیمتی مصلحت ہے جس کی قانون حمایت کرتا ہے۔''

سالمنڈ (Salmond) نے حق کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

"A right is an interest recognized and protected by a rule of Law, it is an interest, respect for which is a duty, and the disregard of which is a wrong.[13]

"حق سے مراد ایک ایسا مفاد ہے جسے قانون کا اصول تسلیم کرتا ہے اور اس کا تحفظ کرتا ہے یہ ایسا مفاد ہے جس کا احترام فرض ہے اور جس کی بے حرمتی ناجائز ہے۔''

حقوق اور فرائض کا جولی دامن کا ساتھ ہے یہ معاشرے میں موجود لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے ان کو معاشرے میں پر امن طریقے سے زندگی گزارنے کا حق دیتا ہے۔ مثلاً میرا یہ حق ہے کہ میری جان، عزت و

آبرو کو تحفظ دیا جائے چنانچہ یہ افراد معاشرہ کو فرض قرار دیتا ہے کہ وہ میرے حقوق کا خیال رکھیں اسی طرح میرے اوپر بھی یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ میں بھی ان کی جان ومال اور عزت و آبرو کی حفاظت کروں اور معاشرے میں قانون کی بالادستی قائم کرنے میں مدد دوں۔

قرآن کریم میں مختلف معانی میں لفظِ حق کا استعمال

قرآن مجید میں لفظِ حق اور اس کے مشتقات 288 بار استعمال ہوئے ہیں۔ جو مختلف معانی دیتے ہیں چند ایک درج ذیل ہیں۔

- **توحید کے معنی پر**

إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ(14)

"مگر (ان کے برعکس شفاعت کا اختیار ان کو حاصل ہے) جنہوں نے حق کی گواہی دی اور وہ اسے (یقین کے ساتھ) جانتے بھی تھے"

- **اسمِ الٰہیہ کے طور پر**

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ (15)

"یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے۔"

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ (16)

"اور اگر حق (تعالیٰ) ان کی خواہشات کی پیروی کرتا"

فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ 17

"پس یہی (عظمت و قدرت والا) اللہ ہی تو تمہارا سچا رب ہے"

- **نبی کریم ﷺ کے نام مبارک کے طور پر**

فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ (18)

"پھر بیشک انہوں نے (اسی طرح) حق (یعنی قرآن) کو (بھی) جھٹلا دیا"

فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ(19)

"پھر جب ان کے پاس ہمارے حضور سے حق آپہنچا (تو) وہ کہنے لگے کہ اس (رسول) کو ان (نشانیوں) جیسی (نشانیاں) کیوں نہیں دی گئیں جو موسیٰ (علیہ السلام) کو دی گئیں تھیں؟"

قرآن مجید کے معنی میں

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ (20)

"اور فرما دیجئے: حق آگیا اور باطل بھاگ گیا"

فَقَدْ كَذَّبُواْ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ (21)

"پھر بیشک انہوں نے (اسی طرح) حق (یعنی قرآن) کو (بھی) جھٹلا دیا"

دین قویم کے معنی میں

بَلْ جَاءَهُم بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ (22)

"بلکہ وہ ان کے پاس حق لے کر تشریف لائے ہیں اور ان میں سے اکثر لوگ حق کو پسند نہیں کرتے"

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ (23)

"اور (معاشرے میں) ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے"

عدل کے معنی پر

وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ (24)

"اور لوگوں کے درمیان حق وانصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا"

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ (25)

"اور اس دن (اعمال کا) تولا جانا حق ہے"

صدق اور یقین کے معنی پر

إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ (26)

"بیشک یہی سچا بیان ہے"

نصر اور تائید کے معنی پر

حَتَّى جَاءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللّهِ (27)

"یہاں تک کہ حق آپہنچا اور اللہ کا حکم غالب ہو گیا"

لازم اور ضروری کے معنی پر

حقاً علی المتقین [28]

"اللہ سے ڈرنے والوں پر یہ ایک حق ہے"

بمعنی حجج وبراہین

وَلاَ تَلْبِسُواْ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُواْ الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ(29)

"اور حق کی آمیزش باطل کے ساتھ نہ کرو اور نہ ہی حق کو جان بوجھ کر چھپاؤ"

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ (30)

"(اے حبیب!) اسی نے (یہ) کتاب آپ پر حق کے ساتھ نازل فرمائی ہے"

بمعنی "الامر الواضح"

قَالُواْ الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ (31)

"انہوں نے کہا: اب آپ ٹھیک بات لائے (ہیں)"

الواقع المتحقق

قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا (32)

"بیشک میرے رب نے اسے سچ کر دکھایا ہے"

یقینی خبر کے معنی پر

تلك آيات الله نتلوهاعليك بالحق(33)

"یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں"

انسان

انسان "ا،ن،س" کے مادے سے بنا لفظ ہے اس کے علاوہ "الناس" اور "انس" کے الفاظ بھی مستعمل ہوئے ہیں۔ عرف عام میں اس سے مراد بنی آدم کا ایک فرد ہوتا ہے۔ اناسین اور اناسی اس جمع آتی ہے۔(34)

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَ أَنَاسِيَّ كَثِيرًا(35)

"اور (مزید یہ کہ) ہم یہ (پانی) اپنے پیدا کئے ہوئے بہت سے چوپایوں اور (بادیہ نشین) انسانوں کو پلائیں"

قرآن کریم میں لفظِ انسان 65 جگہوں پر آیا ہے جیسا کہ:

يُرِيدُ اللّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ وَخُلِقَ الْإِنسَانُ ضَعِيفًا(36)

"اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کر دے، اور اِنسان کمزور پیدا کیا گیا ہے"

وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَآئِمًا (37)

"اور جب (ایسے) انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں اپنے پہلو پر لیٹے یا بیٹھے یا کھڑے پکارتا ہے"

وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ(38)

"اور اگر ہم انسان کو اپنی جانب سے رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں پھر ہم اسے (کسی وجہ سے) اس سے واپس لے لیتے ہیں تو وہ نہایت مایوس (اور) ناشکر گزار ہو جاتا ہے"

وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَتَ اللّهِ لاَ تُحْصُوهَا إِنَّ الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ(39)

"اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو (تو) پورا شمار نہ کر سکو گے، بیشک انسان بڑا ہی ظالم بڑا ہی ناشکر گزار ہے"

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ(40)

"اور بیشک ہم نے انسان کی (کیمیائی) تخلیق ایسے خشک بجنے والے گارے سے کی جو (پہلے) سِن رسیدہ (اور دھوپ اور دیگر طبیعیاتی اور کیمیائی اثرات کے باعث تغیر پذیر ہو کر) سیاہ بودار ہو چکا تھا"

خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ(41)

"اُسی نے انسان کو ایک تولیدی قطرہ سے پیدا فرمایا، پھر بھی وہ (اللہ کے حضور مطیع ہونے کی بجائے) کھلا جھگڑالو بن گیا"

وَيَدْعُ الْإِنسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْإِنسَانُ عَجُولاً(42)

"اور انسان (کبھی تنگ دل اور پریشان ہو کر) برائی کی دعا مانگنے لگتا ہے جس طرح (اپنے لئے) بھلائی کی دعا مانگتا ہے، اور انسان بڑا ہی جلد باز واقع ہوا ہے"

وَإِذَا مَسَّكُمُ الْضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَن تَدْعُونَ إِلاَّ إِيَّاهُ فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا(43)

"اور جب سمندر میں تمہیں کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے تو وہ (سب بت تمہارے ذہنوں سے) گم ہو جاتے ہیں جن کی تم پرستش کرتے رہتے ہو سوائے اسی (اللہ) کے (جسے تم اس وقت یاد کرتے ہو)، پھر جب وہ (اللہ) تمہیں بچا کر خشکی کی طرف لے جاتا ہے (تو پھر اس سے) رُوگردانی کرنے لگتے ہو، اور انسان بڑا ناشکرا واقع ہوا ہے"

اسلام میں انسان سے مراد آدمؑ اور ان کے وہ اولاد ہے جن کی پیدائش کے بارے میں خود خالق کائنات فرماتے ہیں:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا

الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ (44)

"اور بیشک ہم نے انسان کی تخلیق (کی ابتداء) مٹی (کے کیمیائی اجزاء) کے خلاصہ سے فرمائی۔ پھر اسے نطفہ (تولیدی قطرہ) بنا کر ایک مضبوط جگہ (رحمِ مادر) میں رکھا۔ پھر ہم نے اس نطفہ کو (رحم مادر کے اندر جونک کی صورت میں) معلّق وجود بنا دیا، پھر ہم نے اس معلّق وجود کو ایک (ایسا) لوتھڑا بنا دیا جو دانتوں سے چبایا ہوا لگتا ہے، پھر ہم نے اس لوتھڑے سے ہڈیوں کا ڈھانچہ بنایا، پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت (اور پٹھے) چڑھائے، پھر ہم نے اسے تخلیق کی دوسری صورت میں (بدل کر تدریجاً) نشوونما دی، پھر اللہ نے (اسے) بڑھا (کر محکم وجود بنا) دیا جو سب سے بہتر پیدا فرمانے والا ہے۔"

حقوق و فرائض کا جولی دامن کا ساتھ ہے۔ جس سے معاشرے میں مقیم تمام لوگوں کو یہ باور کرواتا ہے کہ انہوں نے ایک دوسرے کی عزت و ابرو، جان و مال کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ انسان کے حقوق کے تحفظ کی بات کی ہے اور ساتھ ساتھ اس کے فرائض سے بھی آگاہ کیا ہے۔ حق کے معانی کو قرآن پاک نے توحید واسم الٰہیہ، صدق ویقین، عدل جیسے الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔ مفسرین کرام نے حق کی تعریفات بیان کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ انسان اور حق لازم وملزوم ہیں۔ ایک پر امن معاشرہ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا یا ترقی نہیں پاسکتا جب تک لوگون کو ان کے حقوق کا تحفظ حاصل نہیں ہو گا۔

حقوقِ انسانی اور اسلام

انسانی حقوق کے بارے میں اسلام کا تصور بنیادی طور بنی نوع انسان کے احترام، وقار اور مساوات پر مبنی ہے۔ قرآن کریم کی رو سے اللہ رب العزت نے نوع انسان کو دیگر تمام مخلوق پر فضیلت وتکریم عطا کی ہے۔ قرآن حکیم میں شرف انسانیت وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ تخلیق آدم کے وقت ہی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا اور اس طرح نسل آدم کو تمام مخلوق پر فضیلت عطا کی گئی۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلاً(45)

"اور بیشک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ہم نے ان کو خشکی اور تری (یعنی شہروں اور صحراؤں اور سمندروں اور دریاؤں) میں (مختلف سواریوں پر) سوار کیا اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق عطا کیا اور ہم نے انہیں اکثر مخلوقات پر جنہیں ہم نے پیدا کیا ہے فضیلت دے کر برتر بنا دیا۔"

قرآن مجید کے الفاظ:

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ(46)

"(لوگو!) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے ان تمام چیزوں کو مسخّر فرما دیا ہے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، اور اس نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں۔ اور لوگوں میں کچھ ایسے (بھی) ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب (کی دلیل) کے۔"

اور ارشاد ہے کہ

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ(47)

"بیشک ہم نے انسان کو بہترین (اعتدال اور توازن والی) ساخت میں پیدا فرمایا ہے"

بیان کرتے ہیں کہ انسان کو شرف و تکریم سے نوازا گیا ہے اور اس کو انعامات و نوازشات الٰہیہ کے باعث اعلیٰ مرتبہ کمال تفویض کیا گیا ہے۔ مساوات انسانی کو اسلام نے بے حد اہمیت دی ہے۔ اس حوالے سے کوئی اور مذہب اور نظام اقدار اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم نے بنی نوع انسان کی مساوات کی اساس بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيرًا وَنِسَاءً وَ اتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا(48)

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہاری پیدائش (کی ابتداء) ایک جان سے کی پھر اسی سے اس کا جوڑ پیدا فرمایا پھر ان دونوں میں سے بکثرت مردوں اور عورتوں (کی تخلیق) کو پھیلا

دیا، اور ڈرو اس اللہ سے جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابتوں (میں بھی تقوٰی اختیار کرو)، بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے۔"

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجتہ الوداع میں واضح الفاظ میں اعلان فرمایا:(49)

"اے لوگو! خبر دار ہو جاؤ کہ تمہارا رب ایک ہے اور بے شک تمہارا باپ (آدمؑ) ایک ہے۔ کسی عرب کو غیر عرب پر اور کسی غیر عرب کو عرب پر کوئی فضیلت نہیں۔ اور نہ کسی سفید فام کو سیاہ فام پر اور نہ سیاہ فام کو سفید فام پر فضیلت حاصل ہے سوائے تقویٰ کے۔"

اس طرح اسلام نے تمام قسم کے امتیازات اور ذات پات، نسل، رنگ، جنس، زبان، حسب، نسب اور مال و دولت پر مبنی تعصبات کو جڑ سے اکھاڑ دیا اور تاریخ میں پہلی مرتبہ تمام انسانوں کو ایک دوسرے کے ہم پلّہ قرار دیا۔ خواہ وہ امیر ہوں یا غریب، سفید ہوں یا سیاہ، مشرق میں ہوں یا مغرب میں، مرد ہوں یا عورت چاہے وہ کسی بھی لسانی یا جغرافیائی علاقے سے تعلق رکھتے ہوں۔ انسانی مساوات کی اس سے بڑی مثال کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا کے مختلف ملکوں، نسلوں اور زبانوں سے تعلق رکھنے والے ہر سال مکہ معظمہ میں ایک ہی لباس میں ملبوس حج ادا کرتے دیکھائی دیتے ہیں۔

احترام آدمیت اور نوع بشر کی برابری کے نظام کی بنیاد ڈالنے سے بعد اسلام ے اگلے قدم کے طور پر عالم انسانیت کو مذہبی، اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی شعبہ ہائے زندگی میں بے شمار حقوق عطا کیے۔ انسانی حقوق اور آزادیوں کے بارے میں اسلام کا تصور آفاقی اور یکساں نوعیت کا ہے۔ جو زماں و مکاں کی تاریخی اور جغرافیائی حدود سے ماوراء ہے۔

اسلام میں حقوقِ انسانی کا منشور اس اللہ کا عطا کردہ ہے جو تمام کائنات کا خدا ہے اور اس نے یہ تصور اپنے آخری پیغام میں اپنی آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے دیا ہے۔ اسلام کے تفویض کردہ حقوق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام کے طور پر عطا کیے گئے ہیں اور ان کے حصول میں انسانوں کی محنت اور کوشش کا کوئی عمل دخل نہیں۔ دنیا کے قانون سازوں کی طرف سے دیئے گئے حقوق کے برعکس یہ حقوق مستقل بالذات، مقدس اور ناقابلِ تنسیخ ہیں۔ ان کی پیچھے الٰہی منشاء اور ارادہ کار فرما ہے اس لیے انہیں کسی عذر کے بناء پر تبدیل، ترمیم یا معطل نہیں کیا جا سکتا۔ ایک حقیقی اسلامی ریاست میں ان حقوق سے تمام شہری مستفیض ہو سکیں گے اور کوئی ریاست یا فرد واحد ان کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ قرآن و سنت کی طرف سے عطا کردہ بنیادی حقوق کو معطل یا کالعدم قرار دے سکتا ہے۔

اسلام میں حقوق اور فرائض باہمی طور پر مربوط اور ایک دوسرے پر منحصر تصور کئے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں فرائض، واجبات اور زمہ داریوں پر بھی حقوق کے ساتھ ساتھ یکساں زور دیا گیا ہے۔ اس ذیل میں متعدد آیات قرآنی اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ جن سے یہ بات ثابت ہے کہ اسلامی شریعت کے ان اہم مآخذ و مصادر میں انسانی فرائض و واجبات کو کس قدر اہمیت دی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاعْبُدُواْ اللّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالاً فَخُورًا(50)

"اور تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں (سے) اور نزدیکی ہمسائے اور اجنبی پڑوسی اور ہم مجلس اور مسافر (سے)، اور جن کے تم مالک ہو چکے ہو، (ان سے نیکی کیا کرو)، بیشک اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو تکبرّ کرنے والا (مغرور) فخر کرنے والا (خود بین) ہو۔"

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث مبارکہ میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کے باہمی تعلق کو بڑی تاکید سے بیان کیا گیا ہے۔

"حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کا بندے پر کیا حق ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ اللہ پر بندے کا کیا حق ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ (اپنے ایسے) بندوں کو عذاب نہ دے۔"(51)

اسی طرح حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ایمان کو تلقین فرمائی ہے کہ وہ ان فرائض کو ادا کریں جو ان پر ان کے والدین، بچوں، عورتوں، ان کے پڑوسیوں، غلاموں اور ذمیوں وغیرہ کی طرف سے عائد ہوتے ہیں۔

یہ امر باعث صد تاسف ہے کہ آج مغرب کو انسانی حقوق کا علمبردار قرار دیتے وقت یہ بات نظر انداز کر دی جاتی ہے کہ اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے عالم انسانیت کو اس سے کہیں زیادہ حقوق عطا کر دیے تھے۔ جبکہ

انسانی حقوق کا تصور اپنی موجودہ شکل میں مغرب میں بھی ابھی حال ہی میں متعارف ہوا ہے۔ سولہویں اور سترہویں صدی میں مغربی سیاسی مفکرین اور ماہرین قانون نے شہری آزادیوں اور بنیادی حقوق کا تصور دیا۔ اور عامتہ الناس کو ان حقوق کا شعور دے کر انسانی ضمیر کو بیدار کیا۔

حوالہ جات

[1] امام راغب اصفہانی، **مفردات القرآن** (شام، دمشق: دار القلم 2000ء)، بذیل مادہ حق

[2] اسماعیل بن حماد، جوہری، **الاعلام**، (دار العلم للملائین، 2002ء) ج 1، ص: 313

[3] احمد بن محمد الفیومی، **المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر** (دار الکتب العلمیہ، بدون تاریخ): ص 55

[4] محمد عبد الرؤف بن تاج العارفین، مناوی، **التوقیف علی مھمات التعریف** (دار الفکر، بیروت، 1410ھ)، ج 1، ص: 287

[5] محمد بن عمر بن حسن، رازی، **التفسیر الکبیر** (طہران، ایران: دار الکتب العلمیہ)

[6] ابن منظور، محمد بن مکرم، **لسان العرب**، باب حرف السین، مادہ انس (بیروت، دار صادر)، ج 6، ص 10

[7] ڈاکٹر وھبہ الزحیلی، **الفقہ الاسلامی وادلتہ** (کراچی، پاکستان: دارالاشاعت، 2015ء)

[8] https:www.dictionary.com/browse/right

[9] لمصطفی الرزقا، **المدخل الفقہی العام**،:3:9,10: قطب محمد، **الاسلام و حقوق الانسان**: د،: ص 35، عبد اللہ الدرعان **المدخل للفقہ** ص: 237 ومابعدھا

[10] T,E Holland**, elements of jurisprudence**,p82

[11] Jhon Donnely, **The concept of human rights**

[12] عبد الرزاق، السنھوری، **مصادر الحق فی الفقہ الاسلامی**

[13] **Encyclopedia of religion and ethics**, edited by james Hastings,uder right

[14] الزخرف، 86:43

[15] لقمان، 30:31

[16] المومنون، 71:23

[17] یونس، 32:10

[18] الانعام،5:6

[19] القصص،48:28

[20] الاسراء،81:17

[21] الانعام،5:6

[22] المومنون،70:23

[23] العصر،3:103

[24] الزمر،69:39

[25] الاعراف،8:7

[26] العمران،62:3

[27] التوبہ،48:9

[28](البقرہ،180:2

[29] البقرہ،42:2

[30] العمران،3:3

[31] البقرہ،71:2

[32] یوسف،100:12

[33] البقرہ،252:2

[34] ابن منظور، محمد بن مکرم،**لسان العرب**، باب حرف السین،مادہ انس (بیروت، دار صادر) ج6، ص10

[35] الفرقان،49:25

[36] النساء،28:4

[37] یونس،12:10

[38] ھود،9:11

[39] ابراھیم،34:14

[40] الحجر،26:15

[41] النحل،4:16

[42] بنی اسرائیل،11:17

[43] بنی اسرائیل،67:17

[44] المومنون،12،13،14:23

[45] بنی اسرائیل،70:17

[46] لقمان، 20:31

[47] التین،4:95

[48] النساء،1:4

[49] ابوعبداللہ، احمد بن حنبل، **المسند**،،411:5رقم:23536

[50] النساء،36:4

[51] ابوالحسین ابن الحجاج بن مسلم نیشاپوری، **الصحیح**،(بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی)، 59:1،رقم:30